مولانا شہزاداحمد کامروی

یکم محرم الحرام یوم شہادت سیدنا فاروق اعظمؓ

صدیق عکس حسن کمال محمد است — فاروقؓ جاہ جلال محمد است — عثمانؓ مینار شمع جمال محمد است

حیدرؓ باغ حاصل محمد است — ایمان ماطاعت است — خلفائے راشدینؓ است

نام،نسب،خاندان: نام عمر بن خطابؓ ،لقب فاروق اعظم ،کنیت ابوحفص ،آٹھویں یا نویں پشت پر سلسلہ نسب حضورؐ سے جاملتا ہے۔

ولادت: واقعہ فیل کے تیرہ سال بعد پیدا ہوئے۔ہجرت سے پانچ سال پہلے مسلمان ہوئے (الاستیعاب ۱۴۰/۳)

قبول اسلام: نبوت کے چھٹے سال 33 برس کی عمر میں اسلام لائے۔

وجاہت: رنگ سفید مائل بہ سرخی، رخساروں پر گوشت کم،قد مبارک دراز۔

قرابت بن النبیؐ: آپؓ کی صاحبزادی ام المومنین سیدہ حضرت حفصہ حضورؐ کے نکاح میں آئیں۔دور خلافت میں حضورؐ کی نواسی اور خلیفہ چہارم حضرت علیؓ کی صاحبزادی ام کلثومؓ سے آپؓ کا نکاح ہوا جن سے زید بن عمر اور رقیہ بنت عمر پیدا ہوئے۔

عہد نبویؐ میں آپؓ کی خدمات: مکہ میں سات سال ،دور مدینہ میں دس سال آپؓ ہر وقت حضورؐ کے قریب رہے۔27 غزوات نبویؐ میں آپ شریک ہوئے اور جنگ احد میں ثابت قدمی کا مظاہرہ فرمایا۔خانہ کعبہ میں سب سے پہلے اسلام کا نام آپ ہی نے بلند کیا۔

مختصر فضائل ومناقب: امام الہند حضرت شاہ ولی اللہؒ نے لکھا ہے کہ قرآن مجید کی ستائیس آیات حضرت عمرؓ کی رائے پر نازل ہوئیں "لیظھرہ علی الدین کلہ"اور"الم غلبت الروم"مقام ابراہیم مصلّی"انا فتحنا لک فتحا مبینا" ایسی بے شمار آیات کی پیش گوئیاں آپؓ کی عہد میں پوری ہوئیں نیز شاہ ولی اللہؒ نے لکھا ہے آپؓ سے مسائل فقہیہ کی تعداد مستنبط ایک ہزار کے قریب ہے(ازالۃ الخلفاء الفاروق)

مدت خلافت: دس سال چھ ماہ دس دن، بائیس لاکھ مربع میل پر اسلامی حکومت قائم کی۔آپ کی اس ماہ مقدس محرم الحرام کی یکم محرم کو خسر پیغمبرؐ،شہید مصلّی پیغمبرؐ،مراد رسولؐ، داماد علیؓ،خلیفہ دوم امیر المومنین سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ کی

شہادت کا دن ہے ۔یاد رہے اسی مہینے کی دس محرم کو نواسہ رسولؐ، جگر گوشہ بتولؓ حضرت سیدنا حسینؓ کی شہادت کا دن ہے ۔بہر کیف شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے ۔26 ذوالحجہ کو آپؓ نماز پڑھاتے ہوئے حضرت عمر فاروقؓ کو ایک فیروز نامی مجوسی غلام نے حملہ کر کے زخمی کر دیا۔ تین دن زخمی رہنے کے بعد یکم محرم کو مراد نبیؐ، داماد علیؓ حضرت عمر فاروقؓ نے جام شہادت نوش کیا اور روضہ اطہر پہلوئے رسول میں مدفون ہوئے ۔پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔ حضرت عمر فاروقؓ کے بارے میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جن کے بارے میں حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ فرمایا کرتے تھے کہ عطاء اللہ کی باتیں عطائے الٰہی ہوتی ہیں ۔شاہ جی فرمایا کرتے تھے کہ تمام صحابہ کرامؓ نبی پاکؐ کے مرید تھے اور عمر فاروقؓ نبی پاک کی مراد تھے ۔ نادان تجھے کیوں بغض ہے ارباب وفا سے فاروق کو تو مانگا تھا محمدؐ نے خدا سے ۔

حضرت امیر شریعتؒ فرماتے تھے جو عمر کو نہ مانے وہ قبر میں چلا جائے عمر تو وہ ہے جس کو کافر بھی مانے گا اور کافر کو بھی عمر کو ماننا پڑھے گا۔ ایک دفعہ ایک شیعہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے پاس آیا اور عرض کی کہ میرا بچہ فوت ہو گیا ہے جب بھی پیدا ہوتا ہے تو مر جاتا ہے آپ دعا فرمائیں کہ اللہ بچہ دے اور بچہ باقی رہے ۔شاہ صاحب نے ہاتھ اٹھائے اللہ نے بچہ دے دیا بچے کو اللہ نے عمر عطا فرمائی ۔چند دنوں کے بعد وہ آیا اور کہا شاہ جی علی کا کرم ہو بچہ بچ گیا شاہ صاحب نے فرمایا اگر بچے کی عمر نہ ہوتی تو کبھی نہ بچتا اگر عمر کی وفا نہ ہوتی تو بچہ کبھی بھی نہ بچتا۔ اگر عمرؓ کی وفا نہ ہو تو کوئی آدمی بچ نہیں سکتا۔

<u>قبول اسلام کا واقعہ:</u> حضرت عمر فاروقؓ گھر سے نبی پاکؐ کے قتل کے ارادے سے نکلے راستے میں کسی نے کہا پہلے اپنے گھر کی خبر لو تمھارے بہن اور بہنوئی مسلمان ہو چکے ہیں ۔جب یہ اپنی بہن کے گھر پہنچے تو دروازے سے قرآن پاک کی آواز آئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام کی توفیق دی یعنی آپ کے اسلام لانے کا سبب قرآن پاک کا سننا ہوا۔

کتاب ہدیٰ میں یہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی ۔

آج کے دور میں کفار، منافق مسلمانوں کو چار چیزوں سے ہٹانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں قرآن، نماز، جہاد، حج۔ حضرت عمرؓ کے ایمان لانے کے بعد صحابہ کرام کو مکہ میں ایذا دینے کا سلسلہ کم ہو گیا۔ شاہنامہ اسلام کتاب میں حضرت عمر فاروقؓ کے بارے میں اسلام کی نظم میں خاکہ ہر مسلمان کے ایمان کو تازہ کرتا ہے ۔حضرت صدیق اکبرؓ نبی پاکؐ کے جمال کی تصویر اور حضرت عمر فاروقؓ آپؐ کے جلال کی تصویر، حضرت عثمان غنیؓ حیا کی تصویر، حضرت علیؓ شجاعت کی تصویر تھے ۔حضرت محمدؐ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی دعا ہیں ۔نبی پاک فرماتے ہیں انا دعوت ابیکم ابراھیم ۔اور حضرت عمر فاروقؓ حضور پاک کی دعا کا نتیجہ ہیں" مکہ مکرمہ میں نبوت کے چھٹے سال نبی پاکؐ نے یہ دعا مانگی تھی کہ اے اللہ ان دو عمروں سے جو آپ کو محبوب ہیں ان کے ذریعے سے اسلام کو قوت غلبہ عطا فرما۔ ایک عمرو بن ہشام (ابوجہل) یا عمر بن خطاب کو (ترمذی 617/5)

<u>احادیث میں آپؓ کے فضائل:</u> ☆ اللہ تعالیٰ نے حق بات کو عمر کی زبان اور دل میں رکھ دیا ہے (احمد 165/14515)

☆ آپؐ نے فرمایا میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا (ترمذی ۶۱۹/۵) (احمد ۱۵۴/۴)

☆ آپؐ نے فرمایا پہلے لوگوں میں محدث ہوا کرتے تھے اور اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو عمر ہے (بخاری ۳۴۸۶)

☆ جس راستے سے عمرؓ گزرتا ہے شیطان بھی وہ راستہ چھوڑ دیتا ہے (بخاری، مسلم)

☆ جنت میں عمرؓ کے لئے بڑا محل ہے (بخاری، مسلم)

☆ عمر کی زبان پر خدا نے حق کو جاری کر دیا ہے (بیہقی)

☆ میرے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کی اقتداء کرنا (مشکوۃ)

☆ میرے لئے آسمانوں پر دو وزیر ہیں، جبریل، میکائیل۔ زمین پر دو وزیر ہیں ابوبکرؓ و عمرؓ۔ ایک دفعہ حضورﷺ ابو بکرؓ و عمرؓ کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر جارہے تھے آپﷺ نے فرمایا ہم تینوں قیامت میں اسی طرح اٹھیں گے۔

حضرت عمر فاروقؓ کی اہم خصوصیات: آپﷺ فرماتے ہیں انا مدینۃ العلم "میں علم نبوت کا شہر ہوں۔ وابوبکر اساسھا" ابوبکرؓ اس شہر کی بنیاد ہیں۔ وعمر جدارھا" عمرؓ اس کی دیوار ہیں یعنی عمرؓ مدینے اور نبوت کی دیوار ہیں۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں علم کے دس حصوں میں سے ایک حصہ ساری امت کو دیا گیا ہے اور نو حصے حضرت عمرؓ کو دیے گئے ہیں۔ حضرت ابن مسعودؓ کی شہادت کو آپ محض ستائش آرائی نہ سمجھیں بلکہ ایک نظر تاریخی شواہد پر بھی ڈالیں کہ حضرت عمر فاروقؓ کے قضایا (فیصلے) آپؓ کے اجتہادات، محکم اصول پر مبنی مضبوط نظریات اور آپؓ کے شرعی و انتظامی تفردات کو ابواب اور فصلوں کے تحت جمع کرنے کی کوشش کی جائے تو عمرؓ کے نام سے ایک دو نہیں متعدد ذخیر مجلات تیار ہو جائیں۔ فقہ کا معمولی طالب علم بھی آپ کے فیصلے اور احکام کا مطالعہ کر کے ان کی گہرائی، گیرائی، ندرت و پنہائی پر حیران رہ جاتے ہیں

حضرت عمرؓ صحابہ کرام کی نظر میں: امیر المومنین سیدنا ابوبکرؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ عزیز مجھے عمرؓ ہیں (ابن عساکر) ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمرؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اے عمرؓ کیا آپ مجھے اس لقب سے یاد کرتے ہیں حالانکہ میں نے خود اللہ کے رسولﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمرؓ سے بہتر کسی آدمی پر کبھی سورج طلوع نہیں ہوا۔ سبحان اللہ زبان رسالتمآبﷺ سے خیر الامت ہی کا نہیں خیر الناس کا لقب مل رہا ہے۔ امیر المومنین سیدنا حضرت عثمان غنیؓ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ حضرت عمر فاروقؓ کی قبر روشن کرے جنھوں نے تراویح کی جماعت کا نظم قائم کر کے مساجد کو مزین کر دیا ہے۔ امیر المومنین سیدنا حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ طبرانی میں ہے کہ جب صالحین کا تذکرہ کرو تو حضرت عمرؓ کے تذکرے کو مقدم رکھو کیونکہ عین ممکن ہے ان کا قول الہام ہو اور وہ فرشتے کی زبانی ہو۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں حضرت عمرؓ سبک فہم اور زود بین شخصیت تھے۔ سیدنا حضرت جعفر صادقؒ فرماتے ہیں میں اس شخص سے سخت بیزار ہوں جو حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کو بھلائی سے یاد نہ کرے۔ حضرت نافعؒ فرماتے ہیں ہر

نیک کام میں آپ کی کوشش انتہاء کو پہنچی ہوئی تھی اور آپؓ ہر کام نہایت عمدگی اور بہتری کے ساتھ کرتے تھے یہاں تک کہ اسی روش پر آپ کا انتقال ہوا۔ یہ ایک ایسے عینی شاہد کی شہادت ہے جس نے حضرت عمر فاروقؓ کو بہت قریب سے دیکھا ۔الفاظ پر غور کر لیجئے اور پھر دیکھئے کہ ''کان اجلدو اجود'' سے بڑھ کر آپ کا مکمل سراپا علم و عمل اور کیا ہو سکتا ہے۔ امام محمد بن سیرینؒ تمام امت کا یہ ایمانی و قلبی فیصلہ ہے کہ جو شخص نبی اکرم ﷺ سے محبت رکھتا ہو اس کے متعلق یہ گمان بھی نہیں کیا جا سکتا کہ وہ حضرت صدیقؓ و فاروق اعظمؓ سے محبت نہ رکھے اور ان کی شان میں گستاخی کرے۔

خلافت و حکومت: حضرت عمر فاروقؓ نے ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ ہجری کو منصب خلافت سنبھالا اور کمال قوت ، حسن سیاست سے آپ نے خلافت کی مسند کو ایسی رونق بخشی جس کی نظیر نہیں ملتی ۔حضرت عمرؓ حضرت ابو بکرؓ کے دور ہی میں دو سال ان کے بطور مشیر وزیر خصوصی کے کام کرتے رہے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی وصیت کے مطابق آپؓ خلیفہ منتخب ہوئے اور آپؓ فرماتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سوال کیا تو میں کہوں گا کہ جسے رسول اللہ ﷺ نے امت میں سے افضل سمجھا اسے امت کا امیر بنایا ہے۔

فتوحات: آپ کے دور میں تین سو علاقے فتح ہوئے ۔آپؓ کے دور میں ۹۰۰ جامع مساجد اور ۴۰۰۰ عام مساجد تعمیر ہوئیں ۔آپ نے دس سال چھ ماہ دس دن تک ۲۲ لاکھ مربع میل پر اسلامی خلافت و حکومت قائم کی ۔آپؓ رات کو مدینہ طیبہ میں گشت فرماتے کہ کہیں کوئی سائل آپ تک نہ پہنچ سکا اس پر دہ واقعہ ایک عورت کا بچہ بھوکا تھا اور وہ اس کو بہلا رہی تھی پھر آپؓ نے اس کے بعد ہر پیدا ہونے والے بچے کا پہلا وظیفہ مقرر فرمایا۔ قیصر و کسریٰ دنیا کی بڑی سلطنتوں کا خاتمہ آپ ہی کے دور میں ہوا۔ اس کے علاوہ فتوحات عراق ، ایران ، روم ، ترکستان اور دیگر بلاد عجم پر اسلامی عدل کا پرچم لہرانا سیدنا فاروق اعظمؓ کا بے مثال کارنامہ ہے۔ آپؓ کے دور میں ایک دفعہ زلزلہ آیا تو آپ نے زمین پر کوڑا مارا کہ اے زمین رک جا میں نے تیرے اوپر کبھی ظلم نہیں کیا ہمیشہ عدل کیا اس پر زلزلہ موقوف ہو گیا۔ نہر سویز بنانا جو انگریزوں نے بارہویں صدی میں بنائی تھی یہ تجویز عمر فاروقؓ کی تھی کہ بحیرہ عرب کو بحیرہ قلزم کے ساتھ ملا دیا جائے۔

حضرت عمرؓ کی خدمات ''اولیات'':

آپؓ پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے ۱۴ ہجری رمضان میں بیس تراویح کا حکم صادر فرمایا اور آج بھی حرمین شریفین میں بیس تراویح ادا کی جارہی ہے۔ آپ نے ملک سن ہجری کا آغاز فرمایا۔ محکمہ پولیس قائم کیا اور فوجی بھرتی کو لازمی قرار دیا۔ آپ کے دور میں کوئی شخص بھوکا ، ننگا اور مقروض نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر فرات کے کنارے پر کوئی کتا بھوکا پیاسا مر گیا تو عمر کو خطرہ ہے اللہ تعالیٰ اس کا بھی پوچھے گا۔ آپ نے قرآن پاک کو جمع کرنے کی تجویز پیش کی ۔آپؓ نے نادار ، بیوہ ، مفلسوں ، یتیموں ، بوڑھے ، ذمیوں اور جزیہ (ٹیکس) سے نوازا۔ آپؓ نے قائدین ، والیوں کے لئے مجلس مشاورت قائم کی جو راتوں کو حال احوال معلوم کرنے کے لئے گشت کرتے تھے اور جنٹر مقرر کئے جس میں لشکر والوں کے

نام، وظائف کا اندراج کیا اور آپ مہمان خانے بنوائے۔آپؓ نے مکاتب مدارس قائم کیے۔آپ نے موذنین، اماموں کی تنخواہیں مقرر کیں۔آپؓ کے دور میں حفاظ کرام کی تعداد بہت زیادہ تھی ایک فوجی افسر کولکھ کر بھیجا کہ حفاظ کو میرے پاس بھیج دو تو سعد بن وقاصؓ نے جواب میں کہا کہ میری فوج میں تین سو حافظ ہیں (کنزالعمال ج ۱ص ۲۲۴)۔آپؓ کے کارناموں سے متاثر ہو کر گبن عیسائی مورخ نے اپنی کتاب ہسٹری آف اسلام میں لکھا ہے کہ پوری دنیا میں سو بڑے آدمی ہیں ان میں سے پہلا نمبر حضور ﷺ کا، تیسرا نمبر حضرت عمرؓ کا ہے یعنی فضیلت اس کو کہتے ہیں کہ دشمن بھی تعریف کرے۔آج غیر مسلموں کافروں کو حضرت عمر فاروق اعظمؓ کا عدل، انصاف، کردار، برتری سمجھ میں آتی ہے لیکن اپنوں کو سمجھ نہیں آتی۔وہ انگریز عیسائی لکھتا ہے کہ فاروق اعظمؓ جو کام کیا ہے اس کی مثال کوئی پیش نہیں کرسکتا۔ایک دفعہ مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر کے وقت ایک بندہ آیا پوچھا عمرؓ کہاں ہے، حضرت عمرؓ اس وقت برتنوں میں گارا ڈال رہے تھے اس نے کہا یہ زہر کی شیشی ہے اس کو اگر دشمن بھی سونگھے تو موت واقع ہوجاتی ہے حضرت عمرؓ نے بسم اللہ پڑھی اور شیشی پی لی وہ آپ کو دیکھ کر بے ہوش ہوگیا اور زمین پر گر گیا تھوڑی دیر بعد ہوش میں آیا تو اس نے کہا آپ نے اس پر دم تو نہیں کیا تو آپ نے اسے کہا اے بتوں کو پوجنے والے تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ زہر مارتا ہے مجھے میرے مصطفی ﷺ نے سکھایا ہے کہ جب تک خدا نہ مارے دنیا کی کوئی طاقت نہیں مار سکتی۔آپ نے وہ زہر کی بوتل پکڑ کر مسجد نبوی ﷺ کی مٹی اس میں ڈال دی جس سے وہ مسجد تعمیر ہو رہی تھی۔

شہادت: وفات سے پہلے ساڑھے دس سال خلافت کے ہونے والے تھے آپ یہ دعا فرماتے "**اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک واجعل قبری فی بلد حبیبک**" اللہ نے آپؓ کی دعا قبول فرمائی۔آپؓ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے کہ ابولولوہ فیروز نامی مجوسی غلام صف میں بیٹھا ہوا تھا اس وقت مسجد میں چراغ نہیں ہوتے تھے آپ نے جونہی قرآت شروع کی اس نے دو دھارے خنجر سے وار کیا جس سے آپ زخمی ہو کر گر پڑے۔حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے آگے بڑھ کر مختصر قرآت کر کے نماز مکمل کی۔مسلمانوں کی خدا پرستی دیکھیں کہ خلیفہ پاس ہی خاک وخون میں لت پت ہیں پھر بھی انہوں نے نماز ادا کی اور حسینؓ نے تلواروں کے سائے میں بھی نماز کو نہیں چھوڑا۔فیروز مجوسی باہر نکلا مزید سات صحابہ کرام کو زخمی کیا جب ایک صحابی نے اسے پکڑنا چاہا اس پر کمبل ڈالا تو اس نے خودکشی کر لی اور جہنم واصل ہوا۔آپؓ ۲۶ ذوالحجہ ۲۳ ھجری کو زخمی ہوئے اور یکم محرم الحرام ۲۴ ھجری کو شہادت سے سرفراز ہوئے۔بوقت شہادت عمر مبارک ۶۳ سال تھی۔نماز جنازہ حضرت صہیبؓ نے پڑھائی اور آپؓ کی تدفین آپ ﷺ کے روضہ اقدس میں ہوئی۔آپؓ کی انگوٹھی میں یہ وصیت لکھی ہوئی تھی کفی بالموت واعظ یاعمر۔اے عمر موت کافی ناصح ہے (تاریخ الخلفاء)

آخری گزارش: حضرت عمر فاروقؓ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔ہمارے ملک اسلام کے نام پر بنایا گیا تھا جس کا مطلب لا الہ الا اللہ اور یہ وعدہ کیا گیا تھا یہاں پر قرآن وسنت، خلافت راشدہ کا نظام جس کی خاطر لاکھوں مسلمان

، ہندوؤں اور سکھوں کے ہاتھوں شہید ہوئے اب چونسٹھ سال ہو گئے ہیں ابھی تک اسلامی قانون نافذ نہیں ہوا جس کی سزا ملک میں بدامنی، مہنگائی، بیروزگاری اور افراتفری کا شکار ہے۔ آٹا، بجلی، گیس سب غائب ہیں۔ لہٰذا پاکستان کی بقا اللہ اور اس کے رسول ﷺ، خلفائے راشدینؓ کے حکموں کی تابعداری کرنے میں ہے۔ لہٰذا آج ہم مسلمان عزم کریں کہ ہم حضرت عمر فاروقؓ کے سیرت و کردار کو اپنائیں گے اور ایک مثالی مسلمان بننے کی کوشش کریں گے اس لئے پورے ملک میں سرکاری اور عوامی سطح پر دیگر چھٹیاں منائی جاتی ہیں لہٰذا یکم محرم کو بھی خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ کی حیات و خدمات ، خلافت، شہادت، مثالی کردار کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے عشرہ فاروق و حسین سیمینار، محافل، کانفرنسوں کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اور سب سے اہم ذمہ داری علمائے کرام اپنے جمعہ کے خطبات میں اور اہل قلم اخبارات، رسائل، جرائد میں مضامین لکھ کر اپنا حصہ ڈالیں۔ ہماری حکومت کا فرض ہے کہ خلفائے راشدین کے ایام شہادت و وفات کو سرکاری سطح پر منایا جائے اور ان دنوں میں پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا کی نشریات اسلام کی ان محسن شخصیات کے ذکر و عمل کے لئے وقف ہو اور سب انہی کے حضور میں اپنی عقیدت کے پھول نچھاور کریں۔ لہٰذا یکم محرم کو یوم شہادت فاروق اعظمؓ کو باقی چھٹیوں کی طرح سرکاری سطح پر چھٹی کا اعلان کیا جائے۔

(بقیہ صفحہ ۱۷ سے) **پیر مشرق: سراج الاسلام سراج**

مختلف سکولوں میں اساتذہ کے تدریسی ورکشاپ کے لیے بلائے جاتے' کئی دفعہ ان کا لیکچر سننے کا اتفاق ہوا' لیکچر شروع کرتے تو ساحرانہ انداز میں حاضرین کی توجہ اپنی طرف کھینچ لیتے' تادم آخر سننے والے ہمہ تن گوش ہو کر آپ کے ساتھ تدریسی عمل میں شریک ہوتے۔ ماہرانہ تدریسی نکات سے نوآموز اساتذہ دامنِ علم بھر لیتے۔ ایسے اوصاف' وضع قطع کے اساتذہ اب کہاں؟ یوں لگا جیسے یہ روایت ان ہی پر ختم ہو گئی ہو!" اب اسے ڈھونڈ چراغِ رُخِ زیبا لے کر"

وہ اسلاف کی بے مثل نشانی تھے۔ تدریسی زندگی کے بے شمار قصے سناتے اور یوں ہر نکتہ تجربات و مشاہدات کا گنجینہ بن جاتا۔ وہ ایک فرد نہیں بلکہ ایک ہی ذات میں مختلف شخصیتوں کے اجتماع کا نام تھا۔ انہیں مرحوم لکھوں تو کیسے؟ زندہ فکر و فن کا خالق عدم میں رہ کر بھی موجود رہتا ہے کیونکہ ان کی تخلیق زندہ ہوتی ہے۔ پیر مشرق کا تعلق بھی صاحبانِ علم اور قلم کاروں کے اسی قبیلے سے تھا۔ وہ عالمِ باعمل' استادِ باکمال' ماہرِ تعلیم' شاعر و مترجم' خطاط' ماہرِ علم عروض' علم الاعداد' علمِ تقویم' لسانیات' (پشتو' اردو' عربی' فارسی' انگریزی) اور نہ جانے اور کن کن صفات و خصوصیات کا مجموعہ تھے۔ پیر مشرق علم و عمل کا مخزن' مطالعات و مشاہدات و تجربات کا گنجینہ' کلاسیکی ادب کا شناور اور تہذیبی روایات کا آخری پیکرِ جلیل تھے۔ ان کے جانے سے یوں محسوس ہوا جیسے پورا ایک زمانہ اُٹھ گیا ہو۔

بڑے شوق سے سن رہا تھا زمانہ ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے